دنیا میں ایسے رہو!

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

فہرست

دنیااور اس کی محبت: 4

تمام گناہوں کی بنیاد: 5

دنیاوی ساز وسامان: 5

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذوق: 6

بوڑھی چڑیل: 6

دنیاوی زندگی سراسر دھوکہ ہے: 7

دنیاوی ساز وسامان کی بے وقعتی: 7

نادانی کی بات: 7

آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت: 8

دنیامیں ایسے رہو: 8

مسافر کی طرح: 9

میرا دنیا سے کیا واسطہ؟ 9

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا خطبہ: 10

اب پچھتائے کیا؟ 11

اٹل حقیقت: 11

اللہ والوں کی فکر آخرت: 12

دو عظیم نعمتیں: 12

آخرت کی ندامت: 13

خلاصہ یہ ہوا کہ 14

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بہت تھوڑے وقت کے لیے بھیجا ہے اور ہم نے اس میں آخرت کے لیے بہت زیادہ کام کرنا ہے، اس احساس کو تازگی بخشتے رہنا چاہیے۔ قرآن کریم متعدد مقامات پر اس کی طرف توجہ دلاتا ہے، دنیا کو عارضی، اس کے ساز و سامان کو بے حیثیت اور بہت کم بلکہ دھوکہ قرار دیتا ہے۔

دنیا اور اس کی محبت:

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جس چیز میں فی الحال حظِ نفس ہو اور آخرت میں اس کا ثمرہ مرتب نہ ہو، وہ دنیا ہے۔ دنیا لغۃً نزدیک چیز کا نام ہے اور عرفاً مطلق اس حالت کا نام ہے جو موت سے پہلے ہے اور شرعاً خاص اس حالت کا نام ہے جو مانع عن الآخرۃ ہے اور مجازاً ان اموال و امتعہ (ساز و سامان) پر اطلاق کیا (بولا) جاتا ہے جو اس کی مانعیت کے اسباب بن جائیں پس جو احوال از قسم اقوال ہوں یا از قبیل افعال و اعمال یا عقائد و علوم ہوں اسی طرح جو اموال کہ آخرت، واجبۃ التحصیل سے مانع ہوں گے وہ سب دنیائے حرام و مذموم میں داخل ہیں اور ان کے مذموم ہونے میں کسی کو شبہ نہیں ہو سکتا۔

دنیا کے تمام جھگڑوں، بکھیڑوں، مخلوقات اور موجودہ چیزوں کے ساتھ تعلق رکھنے کا نام دنیا کی محبت ہے البتہ علم و معرفت الٰہی اور نیک کام جن کا ثمرہ مرنے کے بعد ملنے والا ہے ان کا وقوع اگرچہ دنیا میں ہوتا ہے مگر حقیقت میں وہ دنیا سے مستثنیٰ ہے اور ان کی محبت دنیا کی محبت نہیں بلکہ آخرت کی محبت ہے۔"

شریعت اور طریقت از حضرت تھانوی: ص206

تمام گناہوں کی بنیاد:

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ہر چند ہمارے اندر مختلف امراض پائے جاتے ہیں لیکن بنص قرآن و حدیث اصل تمام امراض کی صرف ایک ہی چیز حُبِّ دنیا (دنیا کی محبت) ہے... جس میں حب دنیا ہو گی اس کو آخرت کا اہتمام ہی نہ ہو گا جب آخرت کا اہتمام نہ ہو گا وہ شخص نہ تو اعمال حسنہ کو انجام دے گا اور نہ برائیوں سے بچے گا اور ایسے ہی برعکس۔ جب آخرت کی فکر ہوتی ہے تو جرائم صادر نہیں ہوتے کیونکہ حب دنیا میں فکر دین کم ہوتی ہے جس درجہ کی حب دنیا ہو گی اسی درجہ کی فکر دین کم ہو گی اگر کامل درجہ کی حب دنیا ہو گی تو کامل درجہ کی دین کی بے فکری ہو گی۔"

شریعت اور طریقت از حضرت تھانوی: ص207

دنیاوی ساز و سامان:

قرآن کریم نے ایک مقام پر دنیاوی ساز و سامان کی مختصر مگر جامع ترین تشریح ان الفاظ میں ذکر فرمائی ہے:

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ۔

سورۃ آل عمران، آیت نمبر 14

ترجمہ: لوگوں کے لیے ان چیزوں کی محبت کو خوشنما بنا دیا گیا ہے جو ان کی خواہش کے مطابق ہوتی ہیں یعنی عورتیں، بچے، سونے و چاندی کے ڈھیر، عمدہ نشان لگائے ہوئے گھوڑے، مویشی اور کھیتیاں۔ یہ سب دنیاوی زندگی کا ساز و

سامان ہیں جبکہ ابدی انجام کا (حقیقی) حسن اللہ کے ہاں ہے۔ (جو مرنے کے بعد کام آئے گا)

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذوق:

درج بالا آیت کے بارے حکیم الامت مجدد الملت حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"یہ جو فرمایا کہ ان چیزوں کی محبت خوشنما معلوم ہوتی ہے اس کا حاصل میرے ذوق میں یہ ہے کہ محبت و میلان غالب حالات میں موجب فتنہ ہو جانے کی وجہ سے ڈر کی چیز تھی مگر اکثر لوگ اس کو سبب ضرر نہیں سمجھتے بلکہ اس میلان کو علی الاطلاق اچھا سمجھتے ہیں چونکہ مذاق مختلف تھے اس لیے مختلف چیزیں بیان فرمائیں کسی کو عورتوں سے زیادہ محبت ہوتی ہے اور کسی کو اولاد سے، کسی کو سونے چاندی سے کسی کو گھوڑوں سے، کسی کو بیلوں اور کھیتی سے۔ کسی کو عورتوں سے ایسی محبت ہوتی ہے کہ دن رات اسی میں مبتلا ہیں ہر وقت یہی خیال ہے۔ کسی کو اولاد کی ایسی چاہت ہوتی ہے کہ دن رات اسی دُھن میں رہتے ہیں کہ بیٹا ہو، پوتا ہو، پڑوتا ہو۔ بعض رؤسا کو بیلوں اور گھوڑوں سے ایسی محبت ہوتی ہے کہ ریاست بھی غارت کر بیٹھتے ہیں وجہ یہ کہ محبت کے افراط میں جنون ہوتا ہے۔"

شریعت اور طریقت از حضرت تھانوی: ص210

بوڑھی چڑیل:

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"دنیا کی حقیقت معلوم نہ ہونے لوگ اس پر فریفتہ ہو رہے ہیں اگر اس

کی حقیقت معلوم ہو جائے تو سخت نفرت ہو جائے جیسے کسی چڑیل بڑھیا کو لال ریشمی لباس پہنا دیا گیا ہو اور نقاب سے منہ ڈھانک دیا گیا ہو اور کوئی اس کو حسین اور خوب صورت سمجھ کر دم بھرنے لگے۔"

شریعت اور طریقت از حضرت تھانوی: ص 211

دنیاوی زندگی سراسر دھوکہ ہے:

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

سورۃ آل عمران: رقم الآیۃ 185

ترجمہ: دنیاوی زندگی تو سراسر دھوکے کا سامان ہے۔

دنیاوی ساز و سامان کی بے وقعتی:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ۔

سورۃ النساء، رقم الآیۃ 77

ترجمہ: اے میرے محبوب پیغمبر! آپ لوگوں کو یہ بات فرمادیں کہ دنیا کا ساز و سامان (دیکھنے میں کتنا ہی زیادہ معلوم ہو پھر بھی) بالکل بے حیثیت اور کم ہے۔

نادانی کی بات:

أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ۔

سورۃ التوبۃ: رقم الآیۃ 38

ترجمہ: کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی پر خوش ہو؟ (کتنی نادانی کی بات ہے کیونکہ) آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی بہت ہی مختصر ہے۔

آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت:

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَ يَقْدِرُ وَ فَرِحُوْا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ مَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ۔

سورۃ الرعد: رقم الآیۃ 26

ترجمہ: یہ اللہ کی مرضی ہے کہ جس کا چاہے رزق بڑھا دے اور جس کا چاہے گھٹا دے اور وہ لوگ دنیاوی زندگی پر خوش ہیں جبکہ یہ تو آخرت کے مقابلے میں معمولی سی ہے۔

يَا قَوْمِ إِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ

سورۃ غافر: رقم الآیۃ 39

ترجمہ: اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اور اس کے مقابلے میں آخرت ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے کی جگہ ہے۔

دنیا میں ایسے رہو:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ۔

صحیح البخاری: باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کن فی الدنیا، رقم 6416

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کندھے سے پکڑ کر فرمایا: دنیا میں ایسے رہو جیسا کہ کوئی مسافر یا راہ گزر رہتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ

اگر تم کو شام میسر آجائے تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح مل جائے تو شام کا انتظار نہ کرو اپنی صحت اور زندگی کو غنیمت سمجھ کر بیماری اور موت سے پہلے وہ کام کرو جو مرنے کے بعد کام آتے ہیں۔

مسافر کی طرح:

آج کے اس ترقی یافتہ زمانے میں جبکہ ہر طرح کی سہولیات عام ہو چکی ہیں اس کے باوجود سفر کی صعوبت اور مشکلات ایسی حقیقت ہیں کہ کوئی شخص بالخصوص جو سفر میں رہتا ہو اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ تجربے سے ثابت ہے کہ سفر میں وہ مسافر جن کا سامان سفر مختصر ہو باقی مسافروں کی نسبت راحت میں رہتے ہیں۔ ہر مسافر کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ جلد سفر مکمل کر کے اپنی منزل مقصود تک پہنچے۔ اسی طرح دنیا کے اس مسافر خانے میں ہر مومن مسافر کی بھی خواہش ہوتی ہے کہ وہ جلد اپنا سفر مکمل کر کے اپنی منزل مقصود رضائے باری تعالیٰ تک پہنچے۔

میرا دنیا سے کیا واسطہ؟

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً فَقَالَ: مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا مَا أَنَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا۔

جامع الترمذی: رقم 2377

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی ایک چٹائی پر سوئے جب سو کر اٹھے

تو آپ کے جسم اقدس پر چٹائی کے نشانات پڑے ہوئے تھے اس حالت کو دیکھ کر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کی راحت کے لیے آرام دہ بستر کا انتظام کریں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا دنیا سے کیا واسطہ؟ میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سوار ہو جو کچھ دیر ستانے کے لیے کسی درخت کے نیچے لیٹ جائے اور پھر اسے چھوڑ کر آگے چل دے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا خطبہ:

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ قَالَ: خَطَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ طُولُ الْأَمَلِ وَاتِّبَاعُ الْهَوَى فَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ وَأَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَيُضِلُّ عَنِ الْحَقِّ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا قَدْ وَلَّتْ مُدْبِرَةً وَالْآخِرَةُ مُقْبِلَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابٌ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٌ.

شعب الایمان للبیہقی: رقم 10130

ترجمہ: ابو عبد الرحمٰن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے کوفہ میں ایک بلیغ خطبہ دیا، آپ نے فرمایا: لوگو! مجھے تمہارے بارے دو باتوں کا ڈر ہے۔ اور وہ یہ ہیں: دنیاوی کاموں سے وابستہ لمبی لمبی امیدیں اور خواہشاتِ نفس کے مطابق زندگی گزارنا۔ جہاں تک پہلی چیز کا تعلق ہے تو اچھی طرح یاد رکھنا کہ دنیاوی کاموں سے وابستہ لمبی لمبی امیدیں رکھنا آخرت کو بھلانے والی چیز ہے اور خواہشات نفس کے مطابق زندگی گزارنا ایسا عمل ہے جو

شریعت کے مطابق زندگی گزارنے سے دور کرتا ہے۔ پھر فرمایا: دنیا رخصت ہو رہی ہے اور آخرت ہماری طرف بڑھے چلی آ رہی ہے ان دونوں (دنیا اور آخرت) کے چاہنے والے موجود ہیں تم دنیادار کے بجائے آخرت والے بنو! یہ دنیا عمل کی جگہ ہے جہاں حساب نہیں ہوتا اور آخرت حساب کی جگہ ہے وہاں کوئی عمل نہیں ہو سکے گا۔

اب پچھتائے کیا؟

حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَهُمُ ٱلْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ٱرْجِعُونِ لَعَلِّىٓ أَعْمَلُ صَٰلِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّآ إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا وَمِن وَرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ۔

سورۃ المومنون: رقم الآیۃ 99، 100

ترجمہ: اللہ کے نافرمان کو جب موت آتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھے ایک بار دنیا میں بھیج! تاکہ میں وہاں جا کر آپ کو راضی کرنے والے وہ کام کر سکوں جن کو پہلے میں نے چھوڑ رکھا تھا۔

اٹل حقیقت:

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ روز و شب کا تسلسل ہمیں موت کے قریب کیے جا رہا ہے۔ جب کسی گھر میں بچہ پیدا ہوتا ہے تو سب خوش ہوتے ہیں، پھر وہ بولنے لگتا ہے خوشی اور بڑھ جاتی ہے جب وہ چلنے پھرنے کے قابل ہوتا ہے تو والدین کے چہرے مسرت و شادمانی سے تمتما اٹھتے ہیں اور جب وہ کڑیل جوان ہوتا ہے تو والدین کی خوشی دیدنی ہوتی ہے لیکن وہ بھول جاتے ہیں کہ ہمارا بچہ دن بدن موت کے قریب جا رہا ہے اس کی مقرر شدہ زندگی ہر گزرنے والے لمحے

میں موت کے قریب تر ہوتی چلی جارہی ہے۔ اس لیے کامیاب انسان وہ ہوتا ہے جو آخرت کی تیاری کرے اور دنیا میں ایسے رہے جیسا مسافر یارہ گزر رہتا ہے۔

اللہ والوں کی فکر آخرت:

كَانَ بَعْضُ السَّلَفِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ لأَهْلِهِ: أَسْتَوْدِعُكُمُ اللهِ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ مَنِيَّتِي التِي لا أَقُومُ مِنْهَا... وَقَالَ آخَرُ: إِنْ اسْتَطَاعَ أَحَدُكُمْ أَنْ لا يَبِيتَ إِلا وَعَهْدُهُ عِنْدَ رَأْسِهِ مَكْتُوبُ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّهُ لا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَبِيتُ فِي أَهْلِ الدُّنْيَا وَيُصْبَحُ فِي أَهْلِ الآخِرَةِ.

موارد الظمآن لدروس الزمان: قصیدہ زھدیہ

ترجمہ: اچھے وقتوں کے اولیاء اللہ میں سے بعض حضرات جب سونے لگتے تو گھر والوں سے کہتے: میں تم سب کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں شاید میں اس نیند سے نہ اٹھ سکوں اور بعض (حضرت بکر المزنی رحمہ اللہ) اس طرح فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص رات کو سونے سے پہلے وصیت نامہ لکھ کر اپنے پاس رکھ سکتا ہو تو وہ ضرور رکھے اس لیے کہ ہو سکتا ہے کہ جب وہ سوئے تو وہ دنیا میں موجود ہو اور جب صبح ہو تو آخرت جاچکا ہو۔

فائدہ: وقت اور صحت کو غنیمت جانیں اس بارے دھوکے کا شکار نہ ہوں۔

دو عظیم نعمتیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ.

صحیح البخاری: باب لا عیش الا عیش الآخرۃ، رقم: 6412

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے اکثر لوگ دھوکہ کا شکار ہو جاتے ہیں: صحت و تندرستی اور فرصت کے لمحات۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کا قانون کرم دیکھیے کہ صحت اور فرصت کے زمانے میں کی جانے والی عبادات بیماری اور سفر کے دنوں میں بھی کام آتی ہیں۔ جو شخص صحت اور فرصت کی حالت میں عبادات کرتا رہا ہو پھر اس پر بیماری آگئی یا وہ مسافر بن گیا جس کی وجہ سے اب وہ عبادات نہیں کر سکا تو اللہ تعالیٰ عبادات کیے بغیر ہی اس کا ثواب عطا فرما دیتے ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا

صحیح البخاری: باب یکتب للمسافر مثل ماکان یعمل فی الاقامۃ، رقم:2996

ترجمہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ بیمار پڑ جائے یا مسافر بن جائے اور اس وجہ سے وہ اپنے معمولات پورے نہ کر پایا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ان معمولات کا ثواب برابر اسی طرح لکھواتے رہتے ہیں جس طرح صحت مند اور مقیم ہونے کی حالت میں اس کے لیے لکھا جاتا تھا۔

آخرت کی ندامت:

عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوْتُ إِلَّا نَدِمَ. قَالُوْا: وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُوْنَ نَزَعَ.

جامع الترمذی: رقم 2403

ترجمہ: یحیٰ بن عبید اللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سناتے تھے: ہر مرنے والا شخص آخرت میں ندامت اٹھائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیوں اور کیسی ندامت؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مرنے والا شخص نیک تھا تو اسے یہ ندامت ہو گی کہ اس نے مزید اچھے کام کیوں نہ کیے اور اگر مرنے والا گناہ گار ہو گا تو اسے یہ ندامت ہو گی کہ اس نے نیک اعمال کیوں نہ کیے اور خود کو برائیوں سے کیوں نہ بچایا۔

خلاصہ یہ ہوا کہ

دنیا میں دل لگا کر رہنے کے بجائے مسافر اور رہ گزر لوگوں کی طرح زندگی گزاری جائے۔ زندگی میں صحت اور فرصت کے لمحات کی قدر کرنا چاہیے اور ایسے کام کرنے چاہییں جو مرنے کے بعد کام آسکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پوری زندگی شریعت کے موافق گزارنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

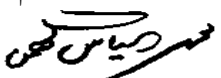

حال مقیم: جدہ، سعودی عرب

جمعرات، 2 جنوری، 2020ء

درج ذیل کتب زیر مطالعہ رہیں

- صحیح البخاری
- جامع الترمذی
- شعب الایمان للبیہقی
- مشکوٰۃ المصابیح
- موارد الظمآن لدروس الزمان
- المجالسۃ وجواہر العلم
- شریعت اور طریقت
- معارف وحکم